ولیمہ کے لئے ہمبستری ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3469

تاریخ اجراء: 15 رجب المرجب 1446ھ / 16 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ولیمے کیلئے خلوت صحیحہ کا ہونا ضروری ہے یا معاملات کا ہونا کافی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ولیمہ ہونے کے لیے میاں بیوی والے معاملات یعنی ہمبستری ہونا ضروری ہے، لہٰذا اگر رخصتی ہوئی لیکن ہمبستری نہ ہوئی ہو اور اگلے دن دعوت کرلی جائے تو اس دعوت سے ولیمہ کی سنتِ مستحبہ ادا نہیں ہوگی۔

حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے:" ولیمۃ العرس تکون بعد الدخول "ترجمہ: شادی کا ولیمہ ہمبستری کے بعد ہوتا ہے۔(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج 11، ص 70، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے" وولیمۃ العرس سنۃ وفیھا مثوبۃ عظیمۃ وھی اذا بنی الرجل بامرءتہ ینبغی أن یدعو الجیران والأقرباء والأصدقاء ویذبح لھم ویصنع لھم طعاماً" ترجمہ: شادی کا ولیمہ کرنا سنت ہے اور اس میں بہت زیادہ ثواب ہے، اور **ولیمہ کی صورت یہ ہے کہ جب آدمی اپنی بیوی سے (پہلی بار) ہمبستری کرے،** تو (اگلے دن) اپنے پڑوسیوں، رشتے داروں اور دوستوں کی دعوت کرے اور ان کے لئے جانور ذبح کرے اور کھانا تیار کرے۔" (فتاوی ھندیۃ، جلد 5، صفحہ 343، دار الفکر، بیروت)

عمدۃ القاری میں ہے" قولہ: (عند البناء) أي: الزفاف، یقال: بنی علی أھلہ إذا زفھا، وقال ابن الأثیر: الابتناء والبناء: الدخول بالزوجۃ، والأصل فیہ أن الرجل کان إذا تزوج امرأۃ بنی علیھا قبۃ لیدخل بھا فیھا۔" ترجمہ: بناء یعنی زفاف کے وقت، کہا جاتا ہے اس نے اپنی بیوی سے دخول کیا جب اس کے پاس رات گزاری، ابن اثیر نے کہا: ابتناء وبناء کا معنی ہے زوجہ سے دخول کرنا، اس میں اصل یہ ہے کہ آدمی جب عورت سے

شادی کرتا ہے تو اس پر قبہ بناتا ہے تاکہ اس میں عورت سے دخول کرے۔(عمدۃ القاری، ج13، ص183، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی لغت کی کتاب میں اس کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"ويقولون :بَنَى الرجلُ بامرأته إذا دخلَ بها وأصلُ ذلك أنَّ الرجلَ كان إذا تزوَّج يُبْنَى له ولأَهله خباءٌ جديد فكثُرَ ذلك حتى استُعْمِل في هذا الباب "ترجمہ: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ دخول کرتا ہے تو اس وقت لوگ یہ کہتے ہیں:"بَنَى الرجلُ بامرأته "اور اس کی اصل یہ ہے کہ آدمی جب شادی کرتا ہے تو اس کے اور اس کی بیوی کے لئے نیا خیمہ بنایا جاتا ہے تو اس کا استعمال کثرت سے ہوا حتی کہ اس باب میں استعمال ہونے لگا۔(المزھر فی علوم اللغۃ، جز1، ص334، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علم اللغۃ میں ہے:"و"بنى الرجل بامرأته" كانت تستخدم كناية عن دخوله بها؛ لأن الشاب البدوي كان إذا تزوج يبني له ولأهله خباء جديدًا، ولا تزال تستخدم هذه العبارة كناية عن المعنى نفسه۔"ترجمہ: یہ جملہ:"بَنَى الرجلُ بامرأته "اپنی بیوی سے دخول کرنے سے کنایہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا کیونکہ دیہاتی جوان شخص جب شادی کرتا تو اس کے اور اس کی بیوی کے لئے نیا خیمہ بنایا جاتا، پھر یہ عبارت ہمیشہ اپنے اسی معنی میں استعمال ہوتی رہی۔(علم اللغۃ، ص324، مطبوعہ: مصر)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ (سالِ وفات:1340ھ) لکھتے ہیں:"شبِ زفاف کی صبح کو احباب کی دعوت کرنا ولیمہ ہے، رخصت سے پہلے جو دعوت کی جائے ولیمہ نہیں، یونہی بعدِ رُخصت قبل زفاف۔"
(فتاوی رضویہ، ج11، ص256، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم